باب

7

عصرِ حاضر کی زراعت

وینکٹا پورم میں مونگ پھلی کی فصل کی کٹائی کا موسم تھا۔ کسانوں نے نومبر کے آخری ہفتے میں مونگ پھلی کے بیجوں کو بویا۔ اور فروری میں فصل کی کٹائی ہوئی۔ ہم نے اس گاؤں کو جاتے ہوئے رما، لکشمما اور پدما نامی تین خواتین مزدوروں کو دیکھا جو کھیت میں بیٹھے ناشتہ کررہے تھے۔ ہم نے ان سے ان کے کام کے بارے میں گفتگو شروع کی۔

وینکٹا پورم۔ مونگ پھلی کے کھیتوں میں کام کرنے والے زرعی مزدور

’’جھلسانے والی دھوپ میں کھیت میں اکڑوں بیٹھ کر مونگ پھلی توڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ ہمارا آجر روی ہمیں اتنی ہی مزدوری دیتا ہے جتنی ہم مونگ پھلی توڑتے ہیں۔ ہمیں کافی تیز کام کرنا پڑتا ہے ورنہ ہمیں دن بھر کی محنت کے بعد 50 تا 60 روپے مزدوری بھی نہیں مل پاتی‘‘، لکشمما نے بتایا۔

’’شاید آپ لوگ موجودہ دنوں میں بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں‘‘ ہم نے پوچھا۔

’’ہاں۔ مگر اس طرح کا کام ہم کو سال بھر میں صرف چند ہفتے ہی ملتا ہے۔ اور باقی دنوں میں ہم کو حکومتی اسکیمات کے تحت کام کا انتظار کرنا پڑتا ہے یا ہم بے کار گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ پدما نے بتایا۔

’’حکومت کی اسکیم کے تحت بھی ہم کو سال بھر میں چند ہفتے ہی روزگار حاصل ہوتا ہے۔ رما کہنے لگی۔

لکشمما شکایتاً کہنے لگی کہ پتہ نہیں کیوں ضروری غذائی اشیاء کی قیمتیں اور ترکاریوں، کپڑوں اور ہمارے اسکول جانے والے بچوں کی اسٹیشنری کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے مگر ہماری اجرت میں اضافہ نہیں ہوتا‘‘

عموماً خاتون مزدور روزانہ 70 سے 80 روپئے کماتی ہیں جب کہ مرد مزدور روزانہ 120 روپئے تک کما لیتے ہیں۔ بیج بونے یا کٹائی کے موسم میں خواتین 120 سے 150 روپئے تک کما لیتی ہیں جب کہ مرد

شکل 7.1 مونگ پھلی کی فصل کی تیاری

© NCERT not to be republished

مزدوروں کو 150 سے 200 روپے اجرت حاصل ہوجاتی ہے۔حکومت کی روزگار اسکیم کے تحت مرد وخواتین دونوں کو لگ بھگ 120 روزانہ اجرت ملتی ہے۔غیر زرعی کاموں مثلاً ریت، اینٹ وغیرہ کو ٹرکوں میں لادنے اور اتارنے اور تعمیری کام سے یہ لوگ کسی قدر زیادہ آمدنی حاصل کر لیتے ہیں۔یعنی مردوں کو 200 سے 250 روپے اور 200 روپے خواتین کو حاصل ہوتے ہیں۔مگر اس طرح کے کام بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

”ہم یہاں غیر زرعی کام کہاں حاصل کر سکتے ہیں؟ اور اچانک تعمیری مزدوری کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔اس کے لیے ہم کو قصبوں اور شہروں کو جانا پڑتا ہے“ پدما نے کہا۔

”ہمارے پڑوسی گاؤں کے بعض کسان انگور اور پھولوں کی کاشت کرتے ہیں۔صرف ان لوگوں کو ہی وہاں روزگار ملتا ہے جو وہاں پابندی سے جاتے ہیں اور کام سیکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ہم انگور اور پھولوں کے باغوں میں اچانک یہ کام کس طرح کر سکتے ہیں؟ اور وہ بھی سال بھر میں صرف چند روز کے لیے؟ جب کہ وہاں ہمارے چھوٹے بچوں کو ساتھ لانے کی اجازت نہیں ملتی؟ ہم اپنے بچوں کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں؟“ لکشما نے سوال کیا۔”ہم سرکاری اسکیم کے کام کرتے ہیں کیونکہ ان کاموں کے لیے خاص مہارتوں کی ضرورت نہیں ہوتی“، رما نے کہا۔

رما، لکشما اور پدما جیسے غریب محنت کش خاندانوں کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے درکار آمدنی کے حصول میں کافی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ان خواتین کو امور خانہ داری کے لیے بھی کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔مثلاً بچوں کو اسکول کے لیے تیار کرنا، کھانا پکانا، پانی لانا، لکڑیاں اکٹھا کرنا وغیرہ۔

آندھراپردیش میں تقریباً 2/5 دیہی خاندان زرعی مزدوری کرتے ہیں۔ان میں سے بعض چھوٹی چھوٹی اراضیات کے مالک ہیں اور ماباقی لوگ بے زمین ہیں۔غیر زرعی کاموں میں آمدنی کسی قدر زیادہ ہونے کے باوجود دیہی علاقوں میں ان کاموں کی قلت ہے۔اسی لیے وینکاٹا پورم گاؤں کے بہت سے خاندان دوسرے قصبات اور شہروں کو چلے گئے ہیں۔

- وینکٹا پورم میں مزدور کس قسم کے کام کرتے ہیں؟
- اپنے خاندان کی سال بھر کے اخراجات کی پابجائی کے لیے مزدور کن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں؟
- مختلف پس منظر میں مرد و خواتین کی اجرتوں میں فرق کا تقابل کیجیے؟ آپ کے خیال میں اس فرق کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟

وینکٹا پورم کے چھوٹے کاشتکار

ہمیں مزدوروں سے گفتگو کرتے دیکھ کر ان کا آجر روی ہمارے قریب آیا اور ہم سے گفتگو کرنے لگا۔وہ مونگ پھلی کی فصل کی کٹائی کے لیے ایک یا دو مرد مزدوروں اور کئی ایک خاتون مزدوروں کو کام پر رکھتا ہے۔مردوں کا کام مونگ پھلی کے پودوں کو اکھاڑنا اور انہیں گٹھوں کی شکل میں باندھ کر ایک جگہ جمع کرنا ہوتا ہے۔جبکہ خواتین ان جمع شدہ پودوں سے مونگ پھلی توڑنے کا کام کرتی ہیں۔

”میں عموماً فصل کی کٹائی کے لیے مزدوروں کو رکھتا ہوں، کیونکہ دیگر کام میں اپنے خاندان کے ارکان اور پڑوسی کسانوں کی مدد سے کر لیتا ہوں“ روی نے کہا۔

روی کی بیٹی بھی وہاں مونگ پھلی توڑ رہی تھی۔روی اسے کالج نہیں روانہ کرتا جو قریبی قصبے میں واقع ہے کیونکہ کالج کی فیس اور دیگر اخراجات اس کے بس کے باہر ہیں۔اس لیے اس کی بیٹی بھی کھیت میں کام کرتی ہے۔

روی کے پاس چار ایکڑ زمین اور ایک بورویل ہے۔ابتداء میں وہ گاؤں کے تالاب سے پانی حاصل کر لیتا تھا

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

مگر اب تالاب کا پانی اس کے کھیتوں تک نہیں پہنچ پاتا۔ کم و بیش پانچ سال قبل اس نے بورویل کی کھدائی کے لیے -/75,000 روپئے قرض حاصل کیا۔ پہلے دو تین سال تک تو بورویل کا پانی سال میں دو فصلوں کی کاشت کے لیے کافی ہوجاتا تھا۔ لیکن گزشتہ سال سے صرف ایک فصل کے لیے ہی بورویل کا پانی مشکل سے کافی ہو رہا ہے۔

’’میں نے گاؤں کے ایک درمیانی آدمی / دلال (Broker) سے بیجوں اور کھاد کی خریدی کے لیے قرض حاصل کیا۔ اس قرض واپسی کی خاطر مجھے مونگ پھلی کی فصل کا کچھ حصہ مارکٹ کی قیمت سے کمتر قیمت پر اس آدمی کو فروخت کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے حصہ کی پیداوار کے لیے مجھے فون کر چکا ہے‘‘ روی نے بتایا۔

’’آپ بنک سے قرض کیوں نہیں حاصل کرتے؟ ہم نے سوال کیا۔

’’بنک ہم کو بروقت قرض دینے کے لیے رضامند نہیں ہوتے جس کی بناء پر ہمیں اکثر بروکروں یا ساہوکاروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔‘‘

روی جیسے کسانوں کے لیے بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویہ وغیرہ کی خریدی کے لیے قرض کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بیج اعلیٰ قسم کے نہ ہوں، یا کھاد کا مناسب

شکل 7.2 کسان کھیت میں کھاد ڈال رہا ہے

استعمال نہ کیا گیا ہو تو فصل کیڑوں کا شکار ہو جاتی ہے اور پیداوار بہت کم اور غیر معیاری ہوتی ہے۔ کم پیداوار کی وجہ سے بسا اوقات کسان اپنے قرضوں کو واپس کرنے کے موقف میں بھی نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ انہیں اپنی پیداوار کو کمتر قیمتوں پر بروکروں اور ساہوکاروں کے حوالے کرنا پڑتا ہے کیونکہ کسان ان کے قرضدار ہوتے ہیں۔ اسطرح ان کی پیداوار پر اچھی قیمت بھی حاصل نہیں ہو پاتی۔

مزید یہ کہ وہ اپنے خاندان کی گھریلو ضروریات کی تکمیل کی خاطر بھی قرض لیتے ہیں۔ لہٰذا قرض بڑھتے بڑھتے اس قدر زیادہ ہو جاتا ہے وہ اپنی محدود آمدنی کے ذریعہ اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ جب کسی سال کسی نہ کسی وجہ فصل کی بربادی ہوتی ہے تو کسانوں کو شدید اذیت اور غم میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ حالیہ برسوں میں چھوٹے چھوٹے کسانوں کی یہ بے اطمینانی اور غم بڑھتے جارہے ہیں۔ اور اس تکلیف دہ صورتحال سے نکلنے کا کوئی راستہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

معاہداتی کاشتکاری

اس صورتحال سے نکلنے کے لیے بعض کسانوں نے کارخانوں اور کمپنیوں سے معاہدے کرنے شروع کئے کہ وہ بعض مخصوص فصلوں کی پیداوار کو ان ہی کے حوالے کریں گے۔ حالانکہ یہ طریقہ بہت زیادہ مروج نہیں ہوا، آندھرا پردیش کے بعض حصوں میں کمپنیاں کسانوں سے معاہدے کر رہی ہیں کہ وہ آملہ، مکئی، مونگ پھلی، سویابین، کپاس اور مرچ کی فصل اگائیں، بدلے میں یہ کمپنیاں کسانوں کی مالی امداد کرتی ہیں۔ فصل کی کٹائی کے بعد وہ کسانوں سے پہلے سے متعین قیمت پر پیداوار کو خرید لیتے ہیں، اور رقم کی ادائی سے قبل اپنا قرض منہا کر لیتے ہیں۔ یہ کمپنیاں اس پیداوار کو اپنے کارخانوں میں خام مال کی طرح استعمال کرتی ہیں مثلاً چپس، ٹماٹر ساؤس، ادویات وغیرہ یا اسے بیرون ملک برآمد کر دیتے ہیں۔

کئی کاشتکار اس نظام کو بہتر خیال کر رہے ہیں کیونکہ انہیں فصل کی کاشت کے لیے بر وقت مالی امداد حاصل

© NCERT not to be republished

ہوتی ہے اور متعین قیمتوں کا تیقن بھی حاصل رہتا ہے۔اس کے باوجود کسانوں کو غیر معیاری پیداوار کا دھڑکا ضرور لگا رہتا ہے۔پیداوار کمپنی کے معیار کی نہ ہوتو وہ اسے لینے سے انکار کردیتے ہیں، جس کی وجہ سے کسان مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔اس لیے اعلیٰ قسم کی پیداوار کو حاصل کرنے کے لیے کسان کیمیائی کھادوں کا حد سے زیادہ استعمال کرتے ہیں اور زیرزمین آبی وسائل کا بے تحاشہ استعمال کرتے ہیں۔جس کے نتیجے میں زمین کی زرخیزی ختم ہوجاتی ہے اور زیرزمین پانی کی سطح کم ہوجاتی ہے۔معاہداتی کاشتکاری کے لیے بعض چھوٹے کسان ان زمینوں کا بھی استعمال کرتے ہیں جو خود ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے والی ہوتی ہیں۔اس طرح ان کے خاندانوں کو غذا کی قلت درپیش ہوتی ہے۔

- چھوٹے کسان کٹائی کے موسم میں مزدوروں کو کیوں رکھتے ہیں؟
- کیا چھوٹے کسان کاشتکاری کے ذریعے اپنی گھریلو ضروریات کی تکمیل کرپاتے ہیں؟
- چھوٹے کسان اور مزدور جنس کے عوض میں نقد اجرت کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟
- اگر آپ کے علاقے میں معاہداتی کاشتکار موجود ہوں تو ان کے تجربات کے بارے میں گفتگو کیجیے۔

وینکٹاپورم کے چھوٹے کسان اور مزدور

وینکٹا پورم میں ہم نے ایک کویلو کی چھت کا مکان دیکھا جس کے آگے ایک ٹریکٹر مونگ پھلی کی فصل سے لدا کھڑا تھا۔ہم نے اس مکان میں بسنے والے کسان سے بات چیت کی۔اس کا نام راموتھا۔وہ بھی روی کی طرح ایک چھوٹا کسان تھا۔

''اگر آپ کاشتکاری کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو کسی بڑے کاشتکار سے ملاقات کیجیے''اس نے ہم سے کہا

''آپ کے مکان کے روبرو ایک ٹریکٹر کھڑا دیکھ کر ہم آپ سے گفتگو کرنے چلے آئے۔ہم نے جواب دیا۔

''اوہ! یہ میرا نہیں ہے۔میں وجئے کمار نامی ایک بڑے کاشتکار کے یہاں کام کرتا ہوں۔وہ میری زمین کو پانی دیتا ہے اور کبھی اس سے ضرورت پر قرض بھی لیتا ہوں''

رامو دوا یکڑ زمین کا مالک ہے وہ گاؤں کے تالاب کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔لیکن چند ایک بڑے کاشتکاروں نے تالاب کے پانی کو اپنی زمینات کی طرف موڑ لیا اور انہیں اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ اس طرح راموجیسے چھوٹے کسانوں کی زمینات کو پانی نہیں ملتا۔چار سال قبل رامونے وجئے کمار سے قرض لیکر ایک بورویل کی کھدائی کی۔پانچ سوفٹ کھدائی کرنے کے باوجود بھی پانی حاصل نہ ہوا۔اب رامونے اپنے کھیتوں کو بورویل کے پانی سے سیراب کرنے کے خواب دیکھنا ترک کردیا۔اسے اب قرض ادا کرنا باقی ہے۔وہ اپنی زمین پر خریف کے موسم میں ہی کاشت کرتا ہے۔روی کی طرح وہ بھی کٹائی کے وقت چند ایک مزدوروں کو کام پر لگاتا ہے۔

چونکہ راموا س کی زمینات سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے خاندان کی ضروریات کی تکمیل تین ماہ سے زیادہ نہیں کرسکتا،اس لیے وہ وجئے کمار کے یہاں ملازمت کرتا ہے۔وجئے کمار، رامو کے دھان کے کھیت کو پانی فراہم کرتا ہے ۔اور بدلے میں راموکو، وجئے کمار کے وسیع وعریض دھان اور گنے کے کھیتوں میں آبپاشی کا کام کرنا پڑتا ہے۔رامو ڈرائیونگ جانتا ہے اس وجہ سے وجئے کمار نے کھیتوں کو جوتنے اور دھان اور دیگر اشیاء کو مارکٹ تک پہنچانے کے لیے بطور ٹریکٹر ڈرائیور رکھ لیا ہے۔

آندھراپردیش کے چھوٹے کسان

آندھراپردیش میں پانچ میں سے چار کسان روی اور راموکی طرح چھوٹے کسان ہیں۔ان کے پاس بہت

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

چھوٹی زمینات ہیں اور آبپاشی کی کمتر سہولتیں پائی جاتی ہیں۔انہیں قرض کی شدید ضرورت رہتی ہے جس کے لیے انہیں بنکوں ،دولتمند کاشتکاروں ، ساہوکاروں یا بروکروں کے دست نگر رہنا پڑتا ہے۔انہیں کم تر قیمت پر اپنی پیداوار کو فروخت کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔اس کے علاوہ اپنی ضروریات کی تکمیل کی خاطر انہیں دوسروں کے کھیتوں میں مزدوروں کی طرح کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

- سال میں دو یا تین فصلیں تیار کرنا رامو کے لیے کیوں ممکن نہیں ہے؟
- چھوٹے کسان کس طرح بڑے کسانوں پر انحصار کرتے ہیں؟ رامو کے حالات کے پیش نظر مثالیں دیجیے۔
- آپ کے خیال میں چھوٹے کاشتکار بنکوں سے قرض آسانی سے کیوں نہیں لے سکتے؟
- آپ کے خیال میں روی اور رامو کے حالات میں کیا مماثلت اور فرق پایا جاتا ہیں؟

ایک بڑے کسان سے گفتگو

رامو ہم کو اس کے آجر وجئے کمار سے ملاقات کے لیے لے گیا۔وجئے کمار کا گھر کافی بڑا ہے جس کے اطراف حصار بندی کی گئی ہے۔اندر ہم نے ایک ہارویسٹر، تھریشر، ٹریکٹر دیکھا۔مزدور مونگ پھلی کی کٹی فصل کو ٹریکٹر سے اتار رہے تھے۔ دس تا پندرہ عورتیں کویلی کے سائباں میں مونگ پھلی کے چھلکے نکال رہی تھیں۔ وجئے کمار نے بتایا کہ اس سال مونگ پھلی کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔

''اس فصل کو تم کب فروخت کر رہے ہو؟ ہم نے سوال کیا۔

''ابھی نہیں۔ چند ہفتے اسے سکھانے کے بعد فروخت کروں گا؟ وجئے کمار نے جواب دیا۔

وجے کمار کے یہاں ایک بڑا گاہنے کا فرش (Kallam) ہے۔جہاں پیداوار سکھائی جاتی ہے۔ایک وسیع وعریض سائباں جیسا گودام ہے جہاں دھان، کھاد کے تھیلے اور زراعت کے آلات واوزار رکھے جاتے ہیں۔

''کٹائی کے موسم میں مونگ پھلی کی بہت کم قیمت ملتی

شکل 7.3 وجئے کمار کا گھر

ہے۔اسلئے میں اُسے چند مہینے بعد فروخت کرتا ہوں۔خشک مونگ پھلی کو تاجر اچھے داموں پر خریدتے ہیں۔'' وجئے کمار نے بتایا۔

وجئے کمار کے پاس 125 یکر زمین ہے جس میں تین بورویل ہیں۔اس کے دھان کے کھیت گاؤں کے تالاب کے مرکزی علاقے میں آتے ہیں۔اس نے Harverster اور Thresher خریدنے کے لیے بنک سے 25 لاکھ قرض لیا۔وہ ان کو دوسرے کسانوں کو کرایہ پر بھی دیتا ہے۔وینکٹا پورم کے کئی کسان اور آس پاس کے گاؤں کے کسان ان آلات کو استعمال کرتے ہیں۔ہم نے اس کے دھان اور گنے کے کھیت دیکھے جو اس کے مکان کے قریب ہی واقع تھے۔ان تمام زائد ذرائع آمدنی کے ذریعے وجئے کمار اس موقف میں ہے کہ وہ مزید آلات کاشتکاری خرید سکتا ہے، بورویل کی کھدائی کرسکتا ہے۔اور دوسرے کسانوں کی زمینات کو کرایہ پر لے کر اس پر کاشتکاری کرسکتا ہے۔وجئے کمار کے پاس مرے نسل کی بیس بھینس ہیں، جن کے دودھ کی وہ تجارت کرتا ہے۔گاؤں میں اس کی کھاد کی دکان بھی ہے۔چونکہ وہ کسانوں اور مزدوروں کو وقت ضرورت قرض دیتا ہے، اس لیے اس کے کھیتوں پر کام کرنے کے لیے مزدور ہمیشہ مل جاتے ہیں۔ایک قریبی شہر میں وجئے کمار کا ایک اور مکان ہے جہاں اس کے بیوی بچے وغیرہ رہتے ہیں۔

ہماری گفتگو سن کر، وجے کمار کا ستر سالہ ضعیف العمر باپ آکر ہماری گفتگو میں شامل ہوگیا۔

''میرے خیال میں آج کل کے دور میں زراعت پہلے کی طرح قابل ذکر نہیں رہی۔وجے کمار کے والد نے کہا۔

پہلے زمانے میں ہم بہت کم کھاد اور جراثیم کش ادویات کا استعمال کرتے تھے۔بیج غیر معیاری ہوتے تھے لیکن زیر زمین پانی کی سطح مستحکم تھی۔مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میرے کھیتوں میں کبھی فصل تباہ ہوئی ہو۔اب ہم کھادوں کی کثیر مقدار اور جراثیم کش ادویات کثرت سے استعمال کرتے ہیں اور کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے ٹریکٹروں کا استعمال کرتے ہیں۔ہمارے پاس ذاتی Harvester اور Thresher موجود ہیں۔

اس کے باوجود پیداوار نہیں بڑھتی۔ ہمارے کئی پڑوسیوں کی فصلیں تباہ ہوگئیں ہیں۔'' اس نے ہم کو بتایا۔

- وجئے کمار کس طرح پیداوار کے لیے اچھی قیمت کا انتظار کرنے کے موقف میں ہے جب کہ چھوٹے کسان کم تر قیمت پر پیداوار کو بیچنے پر مجبور ہوتے ہیں؟
- وجئے کمار کے پاس موجود زرعی آلات واوزار کی فہرست بنائیے اور بتلائیے کہ یہ آلات کس قسم کے کسانوں کے پاس ہوتے ہیں؟
- وجئے کمار کے ذرائع آمدنی کی فہرست بنائیے۔
- کیا آپ وجئے کمار کے والد کے اس خیال سے متفق ہیں کہ زراعت وکاشتکاری پہلے زمانے کی طرح بہتر نہیں ہے؟ اسباب بتلائیے۔
- اپنے ٹیچر کی مدد سے ایک چھوٹے کسان اور ایک بڑے کسان کا انٹرویو لیجیے۔ان کے کاشتکاری کے طریقے، زرعی زمین کا رقبہ، اگائی گئی فصلیں، فروخت کا طریقہ کار، اوران کے مسائل کے بارے میں جانکاری حاصل کیجیے۔ اور ان تفصیلات کا موازنہ وینکاٹا پورم کے کاشتکاروں کے حالات سے کیجیے۔
- اگر آپ کا اسکول کسی بڑے شہر میں ہے تو اپنے محلے کے خاندانوں کے پیشوں کی فہرست بنائیے۔ان کی درجہ بندی تین گروپوں میں کیجیے۔خود روزگار (Self Employed)، جز وقتی مزدور (Casual Labourers) اور مستقل تنخواہ یافتہ ملازمین۔ان کی تفصیلات پر کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

آندھراپردیش میں زراعت

زمانے کے ساتھ ساتھ آندھراپردیش میں زراعت میں بھی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔حالانکہ دھان کی فصل آج بھی کافی اہم ہے۔راگی، جوار،مکئی وغیرہ کی کاشت کم ہوگئی ہے اور ان کی جگہ پر نقدی والی فصلیں مثلاً گنا،مونگ پھلی،ہلدی،مرچ کی کاشت کی جارہی ہے۔

ان تمام فصلوں کے لیے بیجوں ، آبپاشی، کھاد، اور جراثیم کش ادویات کی شکل میں سرمایہ کاری ضروری ہوتی ہے۔جس کے لیے کسانوں کوقرض حاصل کرنا پڑتا ہے۔

چند دہوں قبل تک اکثرکسان آبپاشی کیلئے گاؤں کے تالابو ں اور نہروں پر انحصار کرتے تھے۔ فی الحال آندھراپردیش کے کسانوں کی نصف تعداد سے زیادہ بورویلوں پرانحصارکرتی ہے۔جس کے نتیجے میں زیرزمین پانی ختم ہوتا جارہاہے۔اور بارش پرانحصار بڑھ رہاہے۔

ان تمام وجوہات کی بناء پرچھوٹے کسانوں کوفصلوں کی بربادی کا سامنا کرنا پڑرہاہے۔وہ اپنے قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ان میں سے کئی اپنی زمینات کو فروخت کرکے مزدوری کرنے کے لیے شہروں کارخ کررہے ہیں۔آج کل ہر پانچ میں سے چار چھوٹے کسانوں کا یہی حال ہے۔

اس کے برخلاف بڑے کسان جدید آلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زرعی اجناس کی پیداوار کو بڑھا کر ترقی کررہے ہیں۔ ان کے پاس مختلف النوع کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے کے مواقع ہیں۔مثلاً ڈیری فارم،پولٹری فارم، دکانات،اسکول،اورقرض دینے کےکاروباروغیرہ۔

زرعی مزدوروں کونہ صرف روزگارکی قلت کا مسئلہ ہے بلکہ ان کی اجرت بھی نہایت کم ہے۔حکومت کے روزگار اسکیم کےتحت ان کوکچھ راحت ملتی ہےمگرسال میں چنددنوں کے لیے۔ان خاندانوں کے پاس گاؤں سے باہرکام کی تلاش کرنے یاشہری علاقوں کی طرف نقل مکانی کرنے کے سواکوئی چارہ نہیں۔

کلیدی الفاظ

اجرت
نقل مکانی
خریف
کاشتکاری
ساہوکار
تھریشر
خانہ داری
معاہداتی کاشتکاری
جراثیم کش ادویات

© SCERT not to be republished

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. آپ کے خیال میں حکومت وینکٹا پورم کے کسانوں کی کس طرح مدد کر سکتی ہے اور نقل مکانی کو روک سکتی ہے؟
2. درج ذیل جدول کی خانہ پری کیجیے۔

فرد	عام موسم میں اجرتیں	کٹائی کے موسم میں اجرتیں	غیر زرعی کاموں میں اجرتیں	حکومتی اسکیم کے تحت کاموں میں اجرتیں
مرد				
خواتین				

3. اپنے علاقے کے کسی بڑے کسان کا تقابل وینکٹا پورم کے وجئے کمار سے کیجیے۔
4. وینکا ٹا پورم میں کس نے بنک سے قرض لیا؟ اور کس مقصد سے قرض لیا؟
5. بنک اور ساہوکار کسانوں کو کس طرح قرض دیتے ہیں؟ کیا آپ کے خیال میں ساہوکاروں سے قرض لینا بہتر ہے؟ اس کے متبادل ذرائع کیا ہیں؟
6. آپ کے خیال میں کسانوں کے حالات کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے؟
7. وینکا ٹا پورم کے تین کسانوں کا تقابلی جائزہ لیجیے اور تفصیلات درج کیجیے۔

سلسلہ نمبر	امور	روی	رامو	وجئے کمار
1	زمین کا رقبہ (ایکڑ میں)			
2	آبپاشی کا ذریعہ			
3	زرعی آلات و اوزار			
4	کھاد کا استعمال			
5	مونگ پھلی کی فروخت کا طریقہ کار			
6	دیگر کام			

8. چھوٹے اور معمولی کسانوں کے مسائل اور ان کے حل کے لیے حکومت کے اقدامات کے بارے میں اخباری اطلاعات جمع کیجیے۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے